تمہید ایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

مُصنّف : اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تمھیدُ الایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

از: امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حاشیہ وتقدیم: مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : تمہیدُ الایمان مع حاشیہ ایمان کی پہچان

مصنف : امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حاشیہ وتقدیم : مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پیش کش : شعبہ کتب اعلیٰ حضرت (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

سن طباعت : ۴ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ، 8 جولائی 2008ء

نئی طباعت : ۲۴ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ، 28 جون 2011ء

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ......**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- ......**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- ......**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- ......**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون: 058274-37212
- ......**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ......**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- ......**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- ......**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- ......**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- ......**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- ......**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- ......**گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- ......**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

فہرست

جائزہ

اب آیئے اپنے عقیدے کو ان بدعقیدہ مولویوں سے محفوظ رکھنے کیلئے "تمہید ایمان" کا جائزہ لیں۔ مجدد اعظم امام احمد رضا ﷺ نے تمہید ایمان میں چار مرحلوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ عزوجل کو گالی دے، عیب لگائے یا ان کی شان میں کمی کرے وہ قطعاً کافر ہے۔

۲۔ جو کوئی ان کے کفریہ کلام کو دیکھ کر، سن کر بھی انہیں کافر نہ مانے اور بہانے بنائے۔ ان کی دوستی، استاذی، شاگردی کا لحاظ کرے وہ بھی کافر ہے۔

۳۔ ان گستاخوں نے جو کچھ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے اس کے گستاخانہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

۴۔ جو مکر و فریب اور بہانے بازی یہ لوگ کرتے ہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں وہ بہانے بازی ان کے کفر کو نہیں مٹا سکتی۔

اب ہم ان چار مراحل کو علمائے اسلام رحمتہ اللہ علیہم کے اقوال کی روشنی میں مختصراً بیان کرتے ہیں۔

مرحلہ نمبر ۱ اور ۲

۱۔ علمائے احناف رحمتہ اللہ علیہم کا فتویٰ

وَالْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّہٗ یُقْتَلُ وَلَا یُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ مُطْلَقاً وَلَوْسَبَّ اللہَ تَعَالٰی قُبِلَتْ لِاَنَّہٗ حَقُّ اللہِ تَعَالٰی

وَالْاَوَّلُ حَقُّ عَبْدٍ وَ مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَ كُفْرِهٖ كَفَرَ۔

(علامہ علاؤالدین حصکفی ''درمختار'' جلد۳ ص ۴۰۰ مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول)

ترجمہ: انبیاء کرام علیہم السّلام میں سے کسی بھی نبی علیہ السلام کو گالی دینے کے سبب سے کافر ہونے والے کو قتل کیا جائے گا اور اسکی توبہ کسی بھی طرح قبول نہیں کی جائے گی اور اگر اس نے اللہ عزوجل کو گالی دی ہوتی (اور توبہ کرتا تو) قبول کرلی جاتی اس لیئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے (جو توبہ سے معاف ہوجاتا ہے) او پہلی بات (کہ کسی نبی کو گالی دینا) حق العبد ہے (یعنی بغیر بندے کے معاف کیئے حق العبد معاف نہ ہوگا) اور جو اسکے (یعنی گالی دینے والے کے) کفر اور عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

۲۔ علمائے مالکیہ رحمتہ اللہ علیہم کا فتوی

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَحْنُوْنَ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى اَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم اَلْمُنْتَقِصَ لَهٗ كَافِرٌ وَالْوَعِيْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللّٰهِ لَهٗ وَحُكْمُهٗ عِنْدَ الْاُمَّةِ اَلْقَتْلُ وَمَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ كَفَرَ۔

علامہ عیاض بن سحنون موسیٰ اندلسی مالکی (''الشفاء'' جلد۲ ص ۱۹۰ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)۔

ترجمہ: سیدنا محمد بن سحنون رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ علمائے کرام رحمتہ اللہ علیہم کا اجماع ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا، توہین کرنے والا کافر ہے اور اس پر اللہ عزوجل کے عذاب کی وعید جاری ہے اور اسکی سزا تمام امت کے نزدیک قتل ہے اور جو اسکے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

دینے والا اور توہین کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی عزوجل کی وعید آئی ہے اور اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ اگر گالی دینے والا مسلمان ہے تو بالاتفاق اسے کافر قرار دیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا اور یہی چاروں آئمہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کا مذہب ہے۔
(ص ۴۔الصارم المسلول مطبوعہ نشر السنۃ ملتان)

توہین کے الفاظ میں نیت کا اعتبار

پیارے بھائیو! بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ توہینِ خدا اور توہین رسول عزوجل و ﷺ کرنا کفر ہی ہے لیکن ان علمائے دیوبند کی نیت توہین کرنا نہیں تھی بلکہ ان کی نیت امت کی اصلاح کرنا تھی وغیرہ وغیرہ۔

پیارے بھائیو! اگر کوئی شخص توہین خدا عزوجل اور توہینِ رسول ﷺ کرے یعنی ایسی بات کہے جس سے توہین ہوتی ہو تو ظاہری معنی کا اعتبار کیا جاتا ہے اسکی نیت کو نہیں دیکھا جاتا۔ کیونکہ ادب وتوہین کا اعتبار عرف عام پر ہوتا ہے۔ بتائیے کیا آپ اپنے والد صاحب یا استاد صاحب کو تعریف کی نیت سے گدھا کہہ سکتے ہیں، ہرگز نہیں کیونکہ گدھا، کہنا ہماری بول چال میں توہین کا لفظ ہے۔ ہاں لفظِ شیر کہنے سے توہین نہیں ہوتی کیونکہ ’’شیر‘‘، عرفِ عام میں تعریف کیلئے بولا جاتا ہے۔ بہرحال اگر آپ کہیں کہ گدھے سے میری مراد تو والد صاحب یا استاد صاحب کو شریف آدمی کہنا تھا۔ کیونکہ گدھا ایک شریف جانور ہے یعنی میری نیت توہین کرنا نہیں بلکہ تعریف کرنا تھی تو آپ کا قول نہیں مانا جائے گا۔

پتہ چلا کہ اچھی نِیَّت سے بھی توہین کا کلمہ کہنا توہین ہی ہے چنانچہ اچھی نیت سے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتانا، یا اچھی نیت سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو جانوروں، پاگلوں اور بچوں کے برابر بتانا، یا اچھی نیت سے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہنا یقیناً اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ ہم اس پر علمائے اسلام رحمۃ اللہ علیھم کے فتاویٰ نقل کیئے دیتے ہیں۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اِنْ مَا کَانَ دَلِیْلَ الْاِسْتِخْفَافِ یُکَفَّرُ بِہٖ وَاِنْ لَمْ یَقْصُدِ الْاِسْتِخْفَافَ۔

(علامہ ابن عابدین شامی ردالمختار جلد۳، ص۲۹۲، مطبع عثمانیہ استنبول)

ترجمہ:۔''اگر کسی لفظ میں توہین کی دلیل ہو تو اسے کافر کہا جائے گا اگر چہ کہنے والا توہین کا ارادہ نہ کرے۔''

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اَنْ یَکُوْنَ الْقَائِلُ لِمَا قَالَ فِي جِھَتِہٖ ا غَیْرَ قَاصِدٍ لِلسَّبِّ وَ الْاِزْدِرَاءِ وَ لَا مُعْتَقِدَ لَہٗ وَلٰکِنَّہٗ کَلَّمَ فِيْ جِھَتِہٖ بِکَلِمَۃِ الْکُفْرِ مِنْ لَعْنِہٖ اَوْ سَبِّہٖ اَوْ تَکْذِیْبِہٖ اَوْ اِضَافَۃِ مَا لَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ اَوْ نَفْيِ مَا یَجِبُ لَہٗ مِمَّا ھُوَ فِيْ حَقِّہٖ نَقِیْصَۃٌ مِثْلُ نَسَبِ اِلَیْہِ اِتْیَانَ کَبِیْرَۃٍ اَوْ مُدَاھَنَۃً فِيْ تَبْلِیْغِ الرِّسَالَۃِ اَوْ فِيْ حُکْمٍ بَیْنَ النَّاسِ اَوْ یَغُضَّ مِنْ مَرْتَبَتِہٖ اَوْ شَرَفِ نَسَبِہٖ اَوْ وُفُوْرِ عِلْمِہٖ اَوْ زُھْدِہٖ اَوْ یُکَذِّبُ بِمَا اشْتَھَرَ مِنْ اُمُوْرٍ اَخْبَرَ بِھَا تَوَاتَرَ الْخَبَرُ بِھَا عَنْ قَصْدِ رَدِّ خَبَرِہٖ اَوْ یَاْتِيْ بِسَفْہٍ مِنَ الْقَوْلِ اَوْ قَبِیْحٍ مِنَ الْکَلَامِ وَ نَوْعٍ مِنَ السَّبِّ فِيْ جِھَتِہٖ وَ اِنْ ظَھَرَ بِدَلِیْلِ حَالِہٖ اَنَّہٗ لَمْ

مانا جائے گا، نہ زبان کی تیزی کی وجہ سے کفر نکلنے کا دعویٰ نہ کوئی اور سبب جو بیان ہوئے (مثلاً۔غصہ، رنج وغم، وغیرہ) جبکہ اسکی عقل درست ہو سوائے اس شخص کے جس کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا ہو (جان سے مار دینے کی دھمکی وغیرہ ہو) البتہ اسکا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

علامہ خفاجی حنفی اور ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہما

نے اس عبارت کو درست قرار دیا اور یہی فتویٰ دیا۔

دیکھئے (نسیم الریاض جلد۴، ص ۳۸۷، ۳۸۸، دار الفکر بیروت نیز ملا علی قاری ہروی شرح شفاء علی ہامش نسیم الریاض جلد۴، ص ۳۸۷، ۳۸۸، دار الفکر)

اب ذرا انور کشمیری کی سنیئے:۔موصوف دار العلوم دیوبند کے اکابر علماء میں سے ہیں۔

۱۔ اَلْمَدَارُ فِي الْحُكْمِ بِالْكُفرِ عَلَى الظَوَاهِرِ وَ لَا نَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَ النِّيَّاتِ وَ لَا نَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِهِ (اکفار الملحدین ص ۷۳)

ترجمہ:۔کفر کا حکم لگانے کا دارومدار ظاہری (لفظ وغیرہ) پر ہے کہنے والے کے مقصد ونیت اور اسکے حال وقرائن کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

۲۔اسی میں ہے وَ قَدْ ذَكَرَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ التَّهَوُّرَفِيْ عِرْضِ الْاَنْبِيَاءِ وَ اِنْ لَّمْ يَقْصُدْ كُفرٌ (ص ۸۶)

ترجمہ:۔''علماء بیان فرماتے ہیں کہ انبیاء (علیھم السلام) کی شان میں گستاخی کفر ہے خواہ کہنے والا گستاخی کا ارادہ نہ کرے۔''

فتویٰ گنگوہی

کچھ اسی طرح کا فتویٰ گنگوہی صاحب نے بھی صادر فرمایا ہے موصوف، اپنی کتاب فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب (ص ۷۱-۷۲ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی) پر رقمطراز ہیں۔

کسی نے سوال کیا:......سوال:-'' جوشاعر اپنے اشعار میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوبِ تُرک (بمعنی ترک محبوب) فتنۂ عرب (بمعنی عربی محبوب) باندھتے ہیں (کہتے ہیں) اسکا کیا حکم ہے۔ (بینواوتوجروا)

جواب :- '' یہ الفاظِ قبیح بولنے والا اگرچہ معنی حقیقیہ بمعانی ظاہرہ، خود مرادنہیں رکھتا بلکہ معنیٰ مجازی مراد لیتا ہے تعریف کرر ہاہے مگر تاہم ایہام اہانت (گستاخی کے وہم) و اذیتِ ذاتِ پاکِ حق تعالیٰ اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں۔ یہی سبب ہے کہ رب حق تعالی نے لفظ'' راعنا'' بولنے سے صحابہ کو منع فرمایا'' انظرنا'' کا لفظ عرض کرنا ارشاد فرمایا۔ حالانکہ مقصودِ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین ہرگز وہ معنیٰ کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھا، مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت وگستاخی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا لہذا حکم ہوا'' لَاتقوْ لُوْا رَاعِنَا وقُولُوْا انْظُرْنَا....''

اور علی ہذا حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا مجلس شریف آنخضرت میں بوجہ اذیت وگستاخی (معاذ اللہ) نہ تھا بلکہ حسب عادت وطبع تھا مگر چونکہ اذیت و بے اعتنائی شان والا کا اس میں ابہام تھا، یہ حکم ہوا۔

یَاایُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْواتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ

ثالثاً ۳۱۱؎ اصل بات یہ ہے کہ اِصْطِلاحِ ائمّہ ۳۱۲؎ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو، اِن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہوتو قطعاً اجماعاً کافِر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافِر ہے۔ شِفاء شریف وبزّازیہ ودُرَر وغُرَر وفتاوٰی خَیرِیہ وغیرہا میں ہے:

اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اِنْ شَاتَمَہٗ (ﷺ) کَافِرٌ وَمَنْ شَکَّ فِی عَذَابِہٖ وَکُفْرِہٖ کَفَرَ۔

ترجمہ۔: ''تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضورِ اقدس (ﷺ) کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافِر ہے اور جو اس کے مُعذَّب ۳۱۳؎ یا کافِر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافِر ہے۔'' مَجْمَعُ الْاَنْہُر ودُرِّ مُختار میں ہے وَاللَّفْظُ لَہٗ۔

اَلْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ لَاتُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ مُطْلَقًا مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَکُفْرِہٖ کَفَرَ۔

ترجمہ: ''جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافِر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اسکے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافِر ہے۔''

الحمدللہ (عَزَّوَجَلَّ)! یہ نفسِ مسئلہ ۳۱۴؎ کا وہ گراں بہا جُزئِیَّہ ۳۱۵؎ ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام اُمت کی تصرِیح ہے ۳۱۶؎ اور یہ بھی کہ جو انہیں کافِر نہ جانے خود کافِر ہے۔

۳۱۱؎ تیسری بات ۳۱۲؎ ائمہ علیہم الرحمۃ کی مخصوص، فنّی بول چال ۳۱۳؎ عذاب کے مستحق ہونے میں۔ ۳۱۴؎ زیرِ نظر سوال۔ ۳۱۵؎ قیمتی اصول۔قیمتی عبارت۔ ۳۱۶؎ وضاحت سے لکھا ہے کہ گستاخ رسول کا کافِر ہونا تمام امت کا متفقہ فیصلہ ہے۔